سوال نمبر ۱

توحید سے کیا مراد ہے؟

اسلام میں تصور توحید چار چیزوں پر ہے۔ اول، اللہ خالق ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ دوم، وہ اکیلا قادر مطلق ہے۔ سوم، وہ اکیلا ہی اس نظام ہستی کو چلا رہا ہے۔ چہارم وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ان چاروں خوبیوں کے بنیاد پر اللہ ہی عبادت کے لائق اگر کسی اور کی عبادت کی جائے تو وہ شرک ہو گا جو گناہ کبیرہ ہے

~~اللہ~~ اسلام کا یہ تصور توحید اسے تمام مذاہب کے عقیدہ توحید سے منفرد بناتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان کے جسم کے اندر ایک روح کی حیثیت رکھتا ہے

عقیدہ توحید کی اقسام اور ان کی اہمیت

۱) توحید فی الذات

اللہ تعالیٰ تو اس کی ذات میں یکتا جننا توحید فی الذات کہلاتا ہے۔ سورۃ اخلاص کی آیت نمبر ۲ میں اللہ فرماتے ہیں **اللہ الصمد** کہ "**اللہ بے نیاز ہے**" اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ بے نیاز ہے اس کی ذات کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ کن کہتا ہے تو

فیاکون ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ بنائے مند ہوتا تو ضرورت کو
پوری کرنے والا بڑا اللہ ہوتا۔ اس لیے اللہ اپنی ذات میں
یکتا ہیں۔

اللہ نور السموت والارض ہیں۔ اللہ زمین و آسمان کا نور
ہیں۔ جن باتوں کے جواب آج سائنس نہیں دے سکی اسکا
جواب اللہ دیتے ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ دنیا کا وجود
ایک بڑے دھماکے سے ہوا جنہیں وہ بگ بینگ کہتے ہیں
لیکن انہیں اس کے ماخذ کا معلوم نہ ہو سکا اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں

”جو منکر ہیں وہ سنیں کہ زمین و آسمان جوڑے
ہوئے تھے میں نے انہیں پھاڑ کر الگ کیا۔“

(سورۃ النبیاء: 30)

”کہ میں اس کائنات کی طرف متوجہ ہوا تو یہ پوری
کائنات دھوئیں کے بادلوں میں تھی تو میں نے اسے
کہا کہ تم وجود میں آجاؤ۔ چاہے زبردستی یا اپنی
مرضی سے۔“

(سورۃ حم السجدہ: ۱۱)

۲) توحید فی الصفات

اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر۔ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کی صفات بتاتی ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ ہے اور ہمیشہ رہنا والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اسی کا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم بنایا۔ اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز زبردست ہے اس کی مثال انسان ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس اسے مٹی سے بنایا۔ اس سے نطفہ بنایا اور پھر خون کا لوتھڑا اور پھر گوشت کا لوتھڑا اور پھر ہڈیاں بنائی اور پھر گوشت چڑھایا۔ پھر اللہ سوال کرتے ہیں

"کون ہے جو ماں کی پیٹ میں صورتیں بناتا ہے؟"

آج دنیا کے تمام ڈاکٹر مل کر بھی ایک نئی جان کو پیدا نہیں کر سکتے۔ زندگی اور موت کے فلسفے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہے جو اس نظام کو احسن طریقے سے چلا ہے۔
بے شک اللہ سورۃ قیامہ میں فرماتے ہیں۔

"جن کو زندہ اٹھانے پہ شک ہے۔ میں انگلیوں کے پور تک بنانے میں دسترس رکھتا ہوں۔"

سورۃ فصیلت میں اللہ فرماتے ہیں

"تم اپنی اکٹھی ذہانت سے کر آؤ تم ایک مکھی بھی

نہیں بنا سکتے۔"

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ بے جان مادہ سے انسان بنایا۔ اللہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔

۳) توحید فی اعمال:

اللہ تعالیٰ ہر کام کے ہو جانے کا حکم دیتے ہیں جس نظام کائنات چل رہا جیسے اللہ قرآن پاک میں فرماتے ہیں

" تمہارا رب روز ایک نئی شان کے ساتھ طلوع ہے۔

اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے زمین، سورج اور چاند ستاروں کو مقررہ مدار میں ٹھہرایا ہے۔

لاالشمس ینبغی لھاان تدرك القمرولا الیل سابق النھار وکُل فی فلك یسبحون۔

" نہ سورج کی یہ مجال کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آ سکتی ہے، اور سب اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔"

یہ اللہ کی صفات ہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اللہ کو کسی کے ساتھ شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

انفرادی زندگی پر اثرات

1) خود اعتمادی اور عزت نفس:

سورۃ الانعام میں اللہ فرماتے
ہیں

"ایک دوسرے کے نام نہ بگاڑو۔"

جو اللہ کی واحدانیت پر ایمان رکھے وہ اللہ کے احکامات کی
پیروی کرتا ہے۔ جیسے غیبت پر ہلاکت ہے یہ ہمیں اللہ اور
رسول سے معلوم ہوتا

"جس نے غیبت کی اس نے گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت
کھایا۔"

(الحدیث)

2) احتساب کا تصور:

انسان خوفِ خدا ہونے کی وجہ سے
ہی برے اعمالوں سے بچ سکتا ہے۔ جیسا ایک چیف جسٹس
اس کو صحیح فیصلہ کرنے لیے پابند یہ عقیدہ توحید ہی
بنا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتے ہیں۔

"انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو"

(القرآن)

۳) عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا تنگ ذہن نہیں ہے:

آج بھی گائے ماتا کی خاطر انسان کو سولی چڑھایا جاتا ہے
یونانی دیومالا میں ~~بعانی~~ انسانی قربانی دی جاتی تھیں
مصری دیومالا میں دریائے نیل کے لیے انسانوں کی قربانی
دی جاتی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رض نے اس رسم کو ختم کیا۔
جس کا اللہ پر یقین ہو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

اگر اللہ پر اس کی شان کے مطابق یقین کیا جائے تو اللہ
اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا
(الحدیث)

۴) دل کے سکون کا باعث:

اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے
انسان کو سکون ملتا ہے جیسے اللہ نے فرمایا "کسی ایک انسان
کو بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے" اس میں غیر مسلم
بھی شامل ہیں کہ وہ اگر کسی کی جان بچاتے ہیں تو وہ تسکین
پاتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔

الا بذکراللہ الطمئن القلوب
(القرآن)
بے شک اللہ کے ذکر میں سکون ہے۔

اجتماعی زندگی میں اثرات:

۱) مساوات کا درس:

اللہ کے احکام پر عمل کرنے سے مساوات کا درس ملتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال حج ہے جس میں ہر رنگ و نسل کے شخص کو کسی پر کوئی برتری حاصل سوائے تقویٰ کے۔

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے

(الحدیث)

۲) بھائی چارہ کا درس:

اسلام میں داخل ہونے کے بعد تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللہ سورہ مومنون میں فرماتے ہیں کہ

"مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔"

اس طرح آپؐ نے فرمایا:

"کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے کرتے ہو۔"

۳) بین المذاہب ہم آہنگی:

ذمی اور اقلیتوں کے حقوق ادا کرنے سے بین المذاہب ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور ماحول خوشگوار بنتا ہے۔ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ غیر مسلم کے ساتھ کیسے رہنا ہے۔ نجران کا وفد جب حضور ؐ کے پاس آیا تو جب آپؐ نے نمازِ فجر ادا کی تو انہوں نے بھی اجازت چاہی کہ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔

۴) حقوق و فرائض کا احساس:

انسان کے ایک دوسرے پر حق اور فرائض ہیں جن کو نا پورا کرنے سے انسان اللہ کی پکڑ میں آ سکتا ہے۔ اللہ حقوق العباد صرف انہیں ہی اپنی لوگوں سے معاف کروائے یا نہ کروائے

"روزِ محشر بغیر سینگ والی بکری کو سینگ دیا جائے
کہ وہ سینگ والی بکری سے بدلہ لے سکے۔"

(الحدیث)

اسلام میں دہرا نظام احتساب ہے جب بکری کی اتنی پکڑ ہو سکتی ہے تو انسان بھی حساب دیں گیں۔

خلاصہ:-

عقیدہ توحید کے بغیر نہ اس کائنات میں نظام پیدا ہو سکتا ہے نا ہی انسان کی اپنی ذات میں یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم سائنسدان بھی ایک اللہ کے وجود کی گواہی دیتے ہیں جیسے جان کلوور اپنی کتاب (The evidence of God Expanding) میں بتاتے ہیں کہ خدائی موجودگی کے واضح نشانات ہیں کہ خالق ایک ہے۔

سوال نمبر ۲:

آپؐ کا انفرادی زندگی کے لیے اسوۂ حسنہ

آپؐ کی سیرت سے ہر مسلمان کو نمونہ ملتا ہے۔ جو ہمیں ان کی سنت پر عمل کرنے سے ملتی ہیں

۱) کردار سازی

ابوذر غفاریؓ نے آپؐ پر ایمان ان کے عمل سے لایا جب انہیں نے سنا مکہ میں ایک شخص آیا ہے اور بڑی اچھی باتیں کرتا ہے انہوں نے اپنے بھائی انیس کو بھیجا کہ آپؐ کا کردار بھانپ سکے کہ یہ کیسے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ پہلے عمل کرتا ہے پھر بتاتا ہے۔

مصنفہ کیرن آرمسٹرنگ نے اپنی اپنی کتاب (Muhammad: A Biography of the Prophet) میں آپؐ کی دس اہم

خصوصیات کو بیان کیا ہے جس میں پہلے دو **صادق اور امین** ہیں۔ یہ القابات اللہ نے آپ ﷺ کو نہیں دیے بلکہ ان لوگوں نے دیے جو ان کے ساتھ رہتے تھے۔

"ہم نے آپ ﷺ کو اعلیٰ کردار کا مالک بنایا ہے"

(القرآن)

۲) اپنی ذاتی زندگی کو کیسے کامیاب بنا سکتے ہیں۔

۱) بہترین دوست تھے:

حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا کہ
میں نے نبی ﷺ سے بہترین دوست نہیں پایا۔

۲) بہترین شوہر:

آپ ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں
آپ ﷺ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے

"بہترین مرد وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہے"
(الحدیث)

۳) باپ کے لیے نمونہ مثال:

آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ
کے لیے اپنی چادر ~~بچھا~~ بچھا دی اس دور میں جب

عرب اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔

۴) تجارت میں نمونہ مثال:

حضرت خدیجہؓ شروع سے تجارت کرتی تھیں۔ جب حضورؐ ان کے پاس آئے تو فرمایا جتنا منافع مجھے نبیؐ نے کما کر دیا اتنا کسی نے نہیں دیا بحیثیت اسلام تجارت کا بھی ضابطہ اخلاق ہے۔

۳) پیشہ وارانہ یا عوامی زندگی:

آپؐ نے ایک بدو ریگستان میں ایک شاندار ریاست قائم کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ: پہلی بار ریاست بنانا اور فلاحی ریاست بنانا

امریکی سپریم کورٹ ۱۹۳۵ میں پیغمبر محمدؐ کو ایک عظیم قانون ساز کے طور پر تسلیم کیا۔ ان کے فیصلے آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں

۴) قانون سازی میں کردار:

پیغمبرؐ کی تعلیمات نے نہ صرف مذہبی اصولوں کو تشکیل دیا بلکہ انہوں نے ایک منصفانہ معاشرے کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

مائیکل ہارٹ ایک امریکی فلکیات دان اور مصنف ہیں جو اپنی کتاب The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History میں انہوں نے پیغمبر کو سب سے زیادہ متاثر کن شخص کے طور پر درجہ بند کیا ہے۔ ہارٹ کا کہنا ہے کہ محمدؐ کی کامیابی مذہبی اور سیکولر دونوں شعبوں میں انسانی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے جو حضرت عیسیٰ یا موسیٰ جیسے دیگر عظیم شخصیات سے زیادہ

۴ سماجی کارکن :

پورے عرب کی اصلاح اور بہترین تمدن عطا کیا گیا۔ عربوں نے تین براعظموں پر حاکمیت کی۔ وہی عرب جو بات بات پر لڑتے تھے۔

خلاصہ بحث

کہتے ہیں کوئی اپنی زندگی میں اتنا اثر انداز نہیں ہو سکتا جتنا کہ اپنی زندگی کے بعد۔ ذمیوں کے حقوق پورا کرنا۔ مذہبی اور سیکولر سطح پر کامیابی۔ حضورؐ کی حیات میں ہی آپؐ پر ایک لاکھ لوگ ایمان لائے جب کہ حضرت عیسیٰؑ پر صرف ۱۲ لوگ ایمان لائے یہ آپؐ کی شخصیت کا نمونہ ہے۔